ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-31

ماخذ تحقیقی مجلّہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر ندا امان
لیکچرار (وزٹنگ لیکچرار) شعبہ اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف بونیر، بونیر کے پی کے۔
پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر
ڈین، پروفیسر، شعبہ اسلامک سٹڈیز، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان کے پی کے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا مختصر تعارف اور قرآنی قصص میں موجود حضرت یوسف علیہ السلام کے دعوت وارشاد کے اصول و آداب کا مختصر جائزہ

Dr.Nida Aman*
Lecture (Visiting Lecturer), Department of Islamic Studies, University of Buner, Buner, K.P.K.
Prof. Dr. Muhammad Tahir
Dean, Professor, Department of Islamic Studies, Abduli Wali Khan University Mardan, K.P.K.
***Corresponding Author:**

A Brief Introduction to Prophet Yusuf (AS) and a Brief Review of the Principles and Etiquettes of His (AS) Preaching and Guidance as Presented in the Quranic Stories

The story of Hazrat Yusuf (as) is briefly described in the Quran Majeed. Yusuf (as) is mentioned in the Holy Quran by referring to the verses, and it is arranged in the form of a Jaduk. The separation of the Prophet from the Bab to reach Egypt and going to the prison and knowing the interpretation of dreams, and being released from the prison and getting the position of the governor of Egypt and giving grain to the Israelites in the days of famine and meeting his parents are mentioned in this chapter. It has been mentioned in the last part of the sal, rules and manners of Prophet Yusuf's calling and saying are mentioned by referring to the Quranic verses, the details of which can be seen in this research Paper.

Key Words: *Hazrat Yousaf (AS), Quran Majeed, Verses, Egypt, Dreams.*

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-31

حضرت یوسف علیہ السلام کا مختصر تعارف

نام ونسب:

حضرت یوسف کے باپ سیدنا یعقوب، جد محترم سیدنا اسحاق اور جد اعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

احادیث میں کچھ اس طرح ہے

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :'' الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمِ السَّلاَمُ''(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے فرمایا کہ معزز بیٹا معزز بیٹا معزز بیٹا معزز جو کہ حضرت یوسف علیہ السلام بن حضرت یعقوب بن سیدنا اسحاق بن سیدنا ابراہیم علیہ السلام تھے)۔[1]

کلام پاک میں آپؑ کا ذکر:

نمبر شمار	سورت کا نام	آیات
۱	انعام	۸۴
۲	یوسف	۱۱،۱۰،۷،۴،۱۷،۲۱،۲۹،۴۶،۵۱،۵۶،۶۱،۶۶،۷۲،۷۳،۷۴،۷۵، ۸۷،۸۹،۹۴،۹۹۔
۳	غافر	۳۴

درجہ بال جدول کے مطابق کلام الٰہی کا یک سورت یوسف علیہ السلام کے اسم پر ہے اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے پر دادا کی طرح یہ اعزاز حاصل ہے کہ اُن کی طرح یوسف علیہ السلام کے نام پر بھی ایک سورت ہے اور یہی سورت میں یوسف علیہ السلام کا تفصیل ۲۴ آیات میں ملتا ہے۔ اور کل ملا کر قرآن مجید میں یوسف علیہ السلام کا تذکرہ ۲۶ آیات میں موجود ہیں۔

احسن القصص:

قرآن مجید نے سورت یوسف کو احسن القصص کہا ہے جیسا کہ قرآن کی آیت ہے کہ

﴿ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَذَا الْقُرْآنَ--------------------- ﴾[2]

ترجمہ:"ہمارے پاس جو وحی ہوتی ہے قرآن کی اس وحی سے تمہیں عمدہ قصہ بیان کرتے ہیں اور اگرچہ آپ لوگ اس سے پہلے اس قسم کے واقعات سے بے خبر تھے۔"

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-31
ماخذ تحقیقی مجلہ

اس سورت میں بظاہر تو ایک واقعہ لیکن جس قدر اس میں حکمتیں، عبرتیں اور مواعظ اور نصیحتیں بیان ہوئی ہیں کسی دوسری جگہ اس طرح یکجا کر کے نہیں ملتی۔ اگر دیکھ لیا جائے تو یہ ایک فرد کی وجہ سے قبیلے بگڑنے اور بننے، زوال پزیر ہونے اور اُبھرنے کی ایسی مثال ہے جو کسی بھی تصریح کی ضرورت نہ ہو۔

اس کی ایک خصوسیت یہ بھی ہے کہ عموماً عامۃ الناس ایسے واقعات کو دل سے سنتے ہیں جس میں محبت بھری داستانیں ہوں لیکن وہ عشقیہ داستانیں قوم کی اخلاقی زوال کا باعث بھی بنتی ہے۔ وہ واقعات قوم کے مجموعی اخلاق کو خراب کر دیتی ہے اور انہیں بے راہ روی پر ڈالدیتا ہے لیکن اس واقعہ میں محبت بھری داستان کا ایک حسین مرقع ہے اتنی حسین صورت میں پیش کر دیا۔ کہ لوگوں کے اخلاقی گراوٹ کا سبب نہ بنے اور انہیں اس سے سبق بھی حاصل ہو۔

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ محبت بھری داستان کے بیان ہوتے ہوئے اس کو اخلاق کے ہالہ میں ایسا لپیٹ دیا گیا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے اعلیٰ کردار اور عظیم صفات کا بین ثبوت ہے جو ایک پیغمبر کے شایان شان ہے۔ اس سے انبیاء کرام کے دامن اطہر پر نادانوں کی طرف سے لگائے گئے الزامات کے جوابات کے علاوہ نوجوانوں کے لئے تقلید اور اطاعت کا پہلو بھی نمایاں ہیں۔ [۳]

والد کی محبت کا مرکز:

حضرت یعقوب علیہ السلام اپنی تمام اولاد میں یوسف علیہ السلام کے ساتھ والہانہ محبت رکھتے تھے اور اُن کی اس والہانہ محبت کی وجہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں سے یہ بلکل برداشت نہیں ہو تا تو ہر ٹائم اس سوچ میں لگے ہوئے تھے کہ سیدنا یعقوب علیہ السلام کے قلب سے اس بیٹے کا پیار کیسے نکالیں اور اگر ایسا نہ ہوا تو یوسف علیہ السلام کو راستے سے ہی ہٹا دیں تا کہ باپ کی محبت اُن کو حاصل ہو جائے۔

یوسف علیہ السلام کا خواب:

یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا جس کا ذکر کلام الٰہی میں موجود ہیں:

﴿إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ﴾ [۴] (حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ گرامی کو بتایا کہ پیارے باباجان میں نیند میں دیکھتا ہوں 11 ستارے اور شمس وچاند جو مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔)

تو پھر سیدنا یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کو کہا کہ

﴿قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴾ [۵]

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-31

ماخذ تحقیقی مجلہ

(والد نے فرمایا کہ بیٹے یہ خواب اپنے بھائیوں سے مت کہنا وہ تمہاری خلاف تدبیر بنائے گا بلاشبہ ابلیس انسان کا کھلا دشمن ہے۔)

مزید فرمایا کہ

﴿وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ------------------------------------- إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ﴾[٦]

ترجمہ:"اور آپ کا رب آپ کو مقرر کرتے ہیں اور آپ کو روایات کے تاویل سے نوازیں گا اور آپ پر اپنی نعمت پورا فرمائے گا جس طرح تمہارے آباؤ واجدا پر کیا ہے یعنی ابراہیم اور اسحاق پر بلاشبہ آپ کا رب دانا اور حکمت والا ہے۔"

برادران یوسف کی حسد:

باپ کی محبت کے آگے ایک دن برادران یوسف نے یوسفؑ کے خلاف سازش بنالیا جیسا کہ قرآن پاک میں ہیں کہ

﴿ إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي
----------------------وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾[٧]

ترجمہ:"بھائیوں نے کہا آپس میں کہ والد کو ہمارا چھوٹا بھائی بہت پسند ہے اور ہم ایک مضبوط گروہ ہے بلاشبہ مرے والد واضح غلطی پر ہے۔ایک نے بولا کہ اسے پیٹنا چاہئے۔دوسرے نے بولا کہ نہیں اس کو کسی زمین میں پھینک دے تاکہ تمہیں تمہاری والد کی توجہ حاصل ہو جائے اور اس کے بعد توبہ کرکے پھر نیک بن جاؤں گے۔ایک نے کہا اس کو مارنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کو ایک گہرے کنویں میں ڈالنا چاہئے تاکہ کوئی قافلے والے اس کو اٹھالے اور اپنے ساتھ لے جائے۔انہوں نے مفتق ہو کر والد سے بات چیت کی۔ اے ہمارے والد! حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں آپ ہم پر کیوں مطمئن نہیں ہوتے۔ لھذا ہم تو اس کے مددگار ہیں۔ ایک دن اسے ہم کو بھی حوالہ کریں۔تاکہ سیر و تفریح سے ہمارے ساتھ لطف اٹھائے۔"

جب یوسف علیہ السلام کے بردرز نے یہ بات کیا کہ ہمارے والد صاحب کو یوسف علیہ السلام ہم میں سے زیادہ پسند ہیں بلکہ اس سے ہم مضبوط گروہ ہے لہذا ہمارا والد صاحب واضح خطاء پر ہیں۔حضرت یوسف علیہ السلام کو پیٹنا چاہئے اور مجھول مکان پر پھینکنا چاہیئے۔تو اس کے بعد ہماری باپ کا توجہ ہمارے طرف ہو جائے گی۔یوسف علیہ السلام کے بھائیوں میں سے

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-31

ایک نے بولا کہ یوسف علیہ السلام کو ہلاک کرنا چاہیئے۔ یا اس کو ایک گہرا کنوئیں کو ڈالو۔ ایک نے بولا کہ یہ مشورہ بلکل ٹھیک ہیں اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ تو یہ سب اپنے باپ کو بیٹ گئے کہ بابا جان آپ ہم سب کیوں مطمئن نہیں یوسف علیہ السلام کے بارے میں۔ لہذا ہم سب اس کے مددگار ہیں۔ اور یہ ہمارے ساتھ چھوڑ دیں۔ کہ وہ ہمارے ساتھ خوب سیر و تفریح سے لذت حاصل کریں۔

آخر کار برادران سیدنا یوسف علیہ السلام، یوسف علیہ السلام کو جنگل لے جانے میں کامیاب ہو گئے، جنگل میں سیدنا یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں گرایا اور اس کی قمیص کو ایک بھڑیا کے خون سے رنگ دیا اور واپس آکر والد کو قمیص دکھائی کہ جنگل میں ان کی لاپرواہی کی وجہ سے بھڑیا نے یوسف کو کھا لیا ہے اس کے حوالے سے یعقوب علیہ السلام نے کہا جیسا کہ کلام الہی میں موجود ہیں: "قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ ----------------"[8] (والد صاحب نے بولا۔ کہ ایسی بات نہیں ہے لہذا کلام یہ ہیں کہ آپ نے خود جھوٹ بنایا ہیں پس میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرونگا اور باقی خدا سے مدد کلیا جائے گا اس بات پر جو تم نے گھڑ لیا ہے۔)

کنویں سے رہائی:

اسمعیلیوں کے ایک قافلے کا کنویں کے پاس سے گزر ہوا اور پانی نکالنے کے لئے جب ڈول ڈالا تو یوسف علیہ السلام ان کے ہاتھ آیا انہوں نے یوسف علیہ السلام کو قیمتی مال سمجھا اور اس کو چھپا لیا اور اپنے سامان کے ساتھ مصر لے کر گئے اور مصر میں عزیز مصر کے ہاتھوں فروخت کر دیا، عزیز مصر نے یوسف علیہ السلام کو اپنے گھر کی افراد کی طرح رکھا اور اپنی زوجہ سے بولا کے اس سے نرمی کا برتاؤ کرنا یہ بھی ہوتا ہے کہ میں اس کو اپنا بیٹا بنالیں۔

عزیز مصر کی بیوی کا یوسف علیہ السلام کو برائی کی دعوت:

عزیز مصر کی بیوی یوسف علیہ السلام کی حسن سے دیوانی ہوگئی اور یوسف علیہ السلام کو برائی کی دعوت دی یوسف علیہ السلام نے صاف انکار کر دیا جیسا کہ قرآن میں ہے کہ

﴿وَرَاوَدَتْهُ ---------------- كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ﴾[9]

ترجمہ: "اور مطالبہ کیا اس عورت نے جس عورت کے ہاں یوسف مقیم تھے اور سارے دروازے بند کر دیئے اور اس سے کہا کہ تمہارے لئے تیار ہو۔ آپ نے فرمایا کہ میرے رب کی پناہ۔ بلاشبہ وہ میرا آقا ہے جس نے مجھے اچھا ٹھکانہ دیا اور بلاشبہ ناانصافی کرنے والے کا مطلب بلکل پورے نہیں ہوتے۔ اس عورت نے عزم مصمم کیا تھا اور یوسف نے بھی ارادہ کیا ہوتا اگر

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-31
ماخذ تحقیقی مجلّہ

وہ اللہ تعالیٰ کے نشانی کی طرف متوجہ نہ ہوتے اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان سے فحش اور گناہ کو ہٹدیا کیوں کہ یقین وہ میرے چنے ہوئے لوگوں میں سے تھے۔"

اور وہ عورت جس کے بیت میں حضرت یوسف علیہ السلام تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو دھوکہ دینا شروع کیا تاکہ یوسف علیہ السلام اپنے بدن سے بزار ہو جائے اور کمرے کی باب کو بند کر دیا اور بولنے لگا کہ مجھ سے خواہش پوری کرو۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ پناہ! وہ ہمارا اللہ ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اچھی طرح پالیا۔ دھوکے کرنے والا کا کوئی راہ نہیں ہیں بس عورت یہ سیدنا یوسف علیہ السلام کو متوجہ ہوئے۔ اور ارداہ کیا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی اسی طرح ارداہ کیا۔ اگر حضرت یوسف علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے نشانی نہ دیکھی اس لئے ہم نے وہ گناہ سے اور فحش سے دور رکھا۔ یقین وہ میرے مخلص بندوں میں سے ہیں۔

یوسف علیہ السلام باب کی طرف بھاگے تو زلیخا بھی اس کے پیچھے بھاگی تو دورازے پر اپنے شوہر کو پایا تو سارا الزام یوسف کے سر پر ڈال دیا جس میں یوسف کو خطاکار اور عورت کو پاک باز ٹھرایا قرآن کریم نے یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی اور اس سارے واقعے کو یوں بیان کر دیا جیسا کہ قرآن پاک میں ہیں کہ

﴿ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي----- ﴾[۱۰]

ترجمہ: "عورت کنے لگی کہ جو آدمی تیرے اہلیہ سے غلط خواہش کرنے کا قصد کریں تو اس کو کیا سزا ہے؟ اس کا سزا جھیل ہے یا اس کو کوئی دوسرا سخت اذیت ناک سزا دی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اس عورت نے میرے سے مطالبہ کیا اور اس کے خاندان سے ایک شاہد بھی بنایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر قمیص آگے سے پھٹی ہو تو عزیز مصر کی بیوی پاک دامن ہے اور مرد کاذب ہو گا اور اگر کرتا پیچھے سے پھٹی ہو تو عزیز مصر کی بیوی جھوٹ بولنے والی اور مرد سا یمان دار ہے۔ جب یہ معلوم ہو گیا کہ پیچھے سے کٹ ہوا ہے تو آقا نے بولا کہ یہ تمہاری مستورات کی شرارت ہے۔ تمہاری شرارتیں بہت بڑی ہے۔ یا یوسف علیہ السلام! اس معاملہ کو ٹال دیجئے اور اپنی زوجہ کو کہا کہ اپنی غلطی پر استغفار کرو بلاشبہ تم ہی خطاء کار ہوں۔"

عزیز مصر کی بیوی کہنے لگی کہ جو آدمی تیرے اہلیہ سے غلط خواہش کرنے کا قصد کریں تو اس کو کیا سزا ہے؟ اس کا سزا جھل ہے یا اس کو کوئی دوسرا سخت اذیت ناک سزا دی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اس عورت نے میرے سے مطالبہ کیا اور اس کے خاندان سے ایک شاہد بھی بنایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر قمیص آغے سے پھٹی ہو تو عزیز مصر کی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-31
ماخذ تحقیقی مجلہ

بیوی پاک دامن ہے اور مرد کاذب ہو گا اور اگر کرتا پیچھے سے پھٹی ہو تو عزیز مصر کی بیوی جھوٹ بولنے والی اور مرد سا یمان دار ہے۔ جب یہ معلوم ہو گیا کہ پیچھے سے کٹ ہوا ہے تو آقا نے بولا کہ یہ تمہاری مستورات کی شرارت ہے۔ تمہاری شرارتیں بہت بڑی ہے۔ یا یوسف علیہ السلام! اس معاملہ کو ٹال دیجئے اور اپنی زوجہ کو کہا کہ اپنی غلطی پر استغفار کرو بلاشبہ تم ہی خطاء کار ہوں۔"

اگرچہ عزیز مصر نے ذلت سے محفوظ ہونے کے لئے مسئلہ کو گھر کے اندر ادھر ہی حل ہو جائے مگر کلام چھپی نہ رہی اور آہستہ آہستہ اعلیٰ خاندان کے مستورات میں مشہور ہوا کہ زلیخا کتنی فاحشہ ہے کہ اپنے نوکر پر عاشق ہو گئی۔ اور ایسی منصب والے بیوی اور نوکر سے صحبت کا قصد کر بیٹھی۔ ان باتوں کی خبر زلیخا کو ہو گئی۔ اس نے ان مستورات سے انتقام کا سوچا اور ان کے لئے ایک دعوت مقرر کر دی اور ہر ایک عورت کے ہاتھ پھل کاٹنے کے لئے چھری دی اور یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ عین پھل کاٹنے کے وقت مہمان خانہ میں داخل ہو جائے مستورات نے سیدنا یوسف علیہ السلام پر نظر پڑی تو بولا یہ تو انسان نہیں چمک کا نمونہ اور ملائکہ ہے، جب یہ حالات سامنے آگئے تو زلیخا نے کہا کہ یہی تو وہ نوکر ہے جس کے عشق و حسن کی وجہ سے آپ نے ہمیں لعنتی بنائی تھی اور تیر املامت کا نشانہ بنایا ہوا ہے اب اپ نے حالات دیکھ لیا کیا صورت حال ہوا اپ کے سامنے؟ بتاؤ میر اعشق بے جا ہے یا بجا، اور تمہارا ملامت بے محل یا با محل؟ قرآن میں ان الفاظ میں یہ قصہ بیان ہوا ہے ﴿وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ-------﴾"[11]

> ترجمہ:" شہر کی مستورات بولنے لگی کہ مصر کے بادشاہ کے زوجہ نے اپنے کادم سے مطالبہ کیا ہے اس سے لگتا ہے کہ اس خادم کی محبت اس کے دل میں بیٹھ گی ہے بلاشبہ ہم اسے واضح غلطی میں دیکھتے ہے۔ جب اس نے یہ چرچا سنا تو انہیں ایک دعوت پر بلایا اور ہر عورت کو چاقو دیا اور اس دوران حضرت یوسف علیہ السلام آواز دیا باہر آؤ۔ مستورات نے ان پر نظر پڑا۔ تو اسے نہایت معظم خیال کیا اور کہا خدا کی پناہ یہ تو کوئی عام اشخص نہیں بلکہ یہ مقرب ملائکہ لگ رہا ہے۔ وہ بولنے لگا کہ یہی بات ہے کہا یہی معاملہ ہے جس پر آپ ہمیں گنہگار کرتی تھی۔"

عزیز کی بیوی نے مزید کہا کہ اس کو میری بات ماننی ہو گی اور اگر اس نے نہیں مانیتو اس کو قید کر دیا جائے گا اور بے عزتی میں پڑا رہے۔ جس پر یوسف علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی کہ ﴿ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ -----﴾"[12]

ترجمہ:'"

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-31

حضرت یوسف علیہ السلام نے درخواست کیا کہ ہمارے رب جس چیز کی طرف یہ نساء ہمیں دعوت دیں رہیں۔ یا اللہ اس سے تو میرے لیے زندان بہتر ہے اگر اس کی تدابیر مجھ سے نہن ہٹی تو میں اس سائیڈ کی طرف مائل ہو جاتا ہوں اور واضح طور پر احمقوں میں شمار ہوں گا۔)

پس یوسف علیہ السلام کے خدا نے یوسف علیہ السلام کی فریاد قبول کی ﴿فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ ------﴾ "[۱۳]

ترجمہ: "یوسف علیہ السلام کے خدا نے ان کی درخواست منظور فرمائی اور آپ کو ان مستورات کے مکر و فریب سے دور کر دیا بلاشبہ وہ رب سماعت کرنے والا اور پہچاننے والا ہے۔"

قید خانہ کے اوقات:

یوسف علیہ السلام کو قید خانہ میں بھیج دیا گیا صرف اس لئے کہ یوسف علیہ السلام گناہ سے انکار کیا اور اسی بناء پر وہ بے گناہ ہو کے بھی خطاکار ٹھہرایا گیا۔

یوسف علیہ السلام کی عظمت اور نیک نفسی کی تھوڑے ہی عرصے میں کافی شہرت ہو گئی۔

خوابوں کی تعبیر:

یوسف علیہ السلام نے قید خانہ میں خوابوں کی تعبیر بتاتے تھے۔ یوسف علیہ السلام کے ہمراہ جیل میں ۲ اور مرد بھی تھے جس میں شاہی شرابی اور دوسرا منشی کچن کا داروغہ تھا۔ انہوں نے خواب دیکھا ساقی نے بولا کہ ہم نے ایک خواب دیکھا شراب تیار کرنے کے لیے انگور رگڑ رہا ہوں، اور دوم نے بولا کہ ہمارے سر پر چپاتیوں کا ایک دستر خوان اور چڑیا اس سے کھا رہے ہیں۔

یوسف علیہ السلام نے اس کی تعبیر میں جواباً فرمایا کہ انگور کا عصیرہ کرنے والا جو خواب دیکھا ہے وہ پھر آزاد ہو کر باشاہ کے ساقی کی اطاعت کریگا اور جس نے چپاتیوں والا دیکھا ہے اس کو پھانسی دی جائے گی، اور پرند اس کے سر کو کھا رہے ہیں۔ جس کے بارے میں آپ پوچھتے ہیں وہ فیصلہ ہو چکی، اور فیصلہ یہ ہے۔ بعد میں داروغہ پر جرم ثابت ہو گیا اور اس کو سولی پر چڑھایا گیا اور ساقی کو بری کر دیا گیا۔

یوسف علیہ السلام کی بے گناہی:

یوسف علیہ السلام نے ساقی سے کہا تھا کہ جب وہ خلاصی پالے تو وہ باشاہ سے یوسف علیہ السلام کا ذکر کریں۔ لہذا جب ساقی رہا ہوا تو اس سے بھول گیا۔ اور جب باشاہ وقت نے خواب دیکھا اور شہر کے سارے خوابوں کی تعبیر والے جب خواب کی تعبیر بتانے سے قاصر ہوئے تب ساقی کو یوسف علیہ السلام یاد آئے تب باشاہ کی اجازت پر یوسف علیہ السلام سے خواب کی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-31

ماخذ تحقیقی مجلہ

تعبیر پوچھنے کے لئے اور یوسف علیہ السلام نے ساقی کو خواب کی تعبیر بتادی اور حل بھی بتادیا۔ جب ساقی نے باشاہ کے دربار میں تعبیر لے کر تو بادشاہ نے یوسف علیہ السلام کو اپنے دربار پر پیش ہونے کا امر ہوا لیکن یوسف علیہ السلام نے جیل سے باہر نکلنے سے منکر ہوئے او کہاا کہ بادشاہ سے کہو کہ مصری عورتوں کا کیا معاملہ تھا۔

جب بادشاہ تک بات پہنچی تو انہوں نے عورتوں کو بلوایا اور اصل حقیقت معاملہ پوچھا تو سب یک زبان ہو کر بولی کہ ﴿قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ ﴾[14] (مستورات بولنے لگیں اللہ کی پناہ! میں نے اس کے بارے میں کوئی بھی گناہ کا شائبہ تک نہیں دیکھا۔)

عزیز مصر کی بیوی بھی مجمع میں موجود تھی وی گویا ہوئی کہ ﴿ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ ----------------﴾[15]

(جب بادشاہ کی زوجہ نے کہا کہ میں یوسف سے خواہش پورا کرنے کا مطالبہ کیا تھا اور یہ اصل بات ہے، اور یقیناً وہ سچوں میں سے ہے)

اور مزید کہا کہ ﴿ذَلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾[16]

ترجمہ: "یہ اس وجہ سے تاکہ میرا شوہر سمجھ جائے کہ میں نے اس غیر موجود ہونے میں کوئی خیانت نہیں کی ہے یعنی گناہ نہ کیا ہے اور میں اپنے نفس کی براءت نہیں کررہان بلاشبہ نفس انسان کو گناہ پر آمادہ کرتے ہیں مگر جس پر ہمارا رب کرم کریں بلاشبہ وہ رحم کرنے والا اور بخشنے ہیں۔"

یوسف علیہ السلام مصر میں منصب حکومت پر:

عزیز مصر نے یوسف علیہ السلام کو اپنے پاس بلایا اور اسے اعلیٰ عہدے سے نوازا مگر یوسف علیہ السلام نے ملک کے خزانوں پر مقرر کرنے درخواست کردی جیسا کہ قرآن میں ہیں کہ

﴿وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ وَكَذَلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ﴾[17]

ترجمہ: "بادشاہ نے فرمان جاری کیا کہ اس آدمی کو ہمارے سامنے لاؤ اور اس کو اپنے لئے خاص کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ کلام کیا کہ تو آج تو میرے ساتھ طاقت والا اور امن میں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے زمین کے خزانے دیجئے کیوں کہ میں بچنے والا اور امانت دار ہوں۔ اور یوں میں

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-31
ماخذ تحقیقی مجلہ

نے سیدنا یوسف کو طاقت سے نوازا مصر میں اور جہاں چاہے مصر میں ٹھکانہ بنالے ہم اپنی رحمتوں سے نوازتے ہیں جس کو چاہے اور نیکی کرنے والوں کی نیکی برباد کرنے والا نہیں اور آخرت کا بدلہ تو منومنوں اور متقیوں کو ملے گا۔"

(عزیز مصر نے اپنے اردادے سے فرمایا کہ وہ ہمارے پاس لاو۔ وہ اپنے لئے خاص شخص بناتا ہوں۔ حضرت یوسف علیہ السلام آ گئے اور عزیز مسر کے نشست ہوا۔ تو عزیز مصر نے کہا کہ آج سے اپ میرے لئے معتمد شخص ہوئے۔ تو یوسف علیہ السلام نے بولا کہ ہمیں زمیں کی خزانے حوالہ کرو اور میں اس کے محافظ ہوں۔ لہٰذا عزیز مصر حوالہ کئے۔ اللہ نے یوسف علیہ السلام کو حکومت بھی عطاء کیا۔ اللہ جسے چاہتا ہے اسے دیتا ہے اور نیکی کرنے والوں کی اجر ضائع نہیں کرتے اللہ بیت غفور رحیم ہیں۔ اللہ سے جوڑے گا اس کے لئے آخرت میں بہترین اجر ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کی مصر بادشاہت دیا اور جب قحط کو زمانہ شروع ہو تو اس سے نہ صرف مصر بلکہ آس پاس کے علاقے بھی متاثر ہونے لگے تو کنعان سے آپ کے بھائی بھی غلہ لینے کے لئے آگئے آپ نے ان کو پہچان لیا مگر انہوں نے نہیں جانا تم نے اس کو آٹا اس شرط پر دیا کہ اگلی دفعہ جب وہ آئینگے تو اپنے ساتھ اپنے گیارو ے بھائی بنیامین کو بھی ساتھ لائیں گے۔ جب اگلی دفعہ وہ آنے لگے تو باپ کو اللہ کا دے کر وہ بنیامین کو مصر لے آئیں یوسف علیہ السلام اپنے بھائی کو دیکھ کو خوش ہوئے اور اس کو اپنے پاس رکنے کے لئے اس کے سامان میں سونے کا پیالہ رکھا لہٰذا جب پتہ چلا کہ ایک برتن غائب ہے تو ان کی چیزوں کی تالاشی لیا اور وہ بنیامین کے چیزوں سے نکالا اس طرح بنیامین کو مصر میں روک لیا گیا اور وہ واپس کنعان روانہ ہوگئے اور یوسف علیہ السلام کے والد بنیامین کو نہ پاکر بہت رنجیدہ ہوئے اور فرمایا کہ میں صبر ہی کروں گا۔ اگلی دفعہ جب یوسف علیہ السلام کے بھائی قحط سے تنگ آگئے تو مصر گئے اور یوسف علیہ السلام سے اپنے برے حالات کا ذکر کیا یوسف علیہ السلام نے ان کے ساتھ تعارف کیا اور فرمایا کہ یہ یوسف ہی ہے اُن کا بھائی، انہوں نے یو سف علیہ السلام سے اپنے کئے کی معافی مانگ لی اور یوسف علیہ السلام نے یہ کہہ کر " لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ "[18] ان کو معاف کر دیا۔ اپنی قمیص ان کو دی اور کہا کہ والد کے آنکھوں پر پھیر دے اس طرح ان کی نظر دوبارہ بحال ہو گی اور آپ تمام ادھر والدین کو لے کر مصر آجانا، لہٰذا جب انہوں نے اپنے والد کے آنکھوں پر قمیص پھیر دی تو ان کی بینائی واپس آگئی اور پھر یہ سب مصر چلے گئے مصر پہنچ کر گیارہ بھائی اور والدین نے یوسفؑ کو سجدہ کیا جس سے یوسف علیہ السلام کے بچپن کا خواب سچ ہو گیا۔ یہ لوگ پھر مصر میں آباد ہو گئے۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-31

یوسف علیہ السلام کے دعوت وارشاد کے اصول وضوابط:

یوسف علیہ السلام کے دعوت وارشاد کے اصول وضوابط مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔یوسف علیہ السلام کی دعوت وتبلیغ کا مرکز توحید الہی:

قصہ یوسف سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہیں کہ توحید ہی تمام انبیا اور رسولوں کے دعوت کا بنیادی اور مرکزی نکتہ تھا۔ چنانچہ یوسف علیہ السلام نے اس نکتہ کو اس انداز میں بیان فرمایا ہے اور کلام الہی میں اس طرح محفوظ ہے ؛

﴿ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ يَاصَاحِبَيِ السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴾[۱۹]

ترجمہ:"آپ نے کہا کہ ہم نے اپنے آباؤ اجدا کے طریقت کو اپنایا۔ جو ابراہیم ،اسحاق اور یعقوب ہے۔ہم شرک کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے مجھ پر اس قوم پر لیکن اکثر لوگ اللہ کا شکر یہ ادا نہیں کرتے۔اے میرے صاحب زندان! جدا جدا الہہ بہتر ہے یا ایک الہہ جو قہار ہے۔اور یہ کہ تم اتباع نہیں کرتے مگر صرف ان اسموں کے جو آپ نے رکھے ہیں اور آپ کے اباؤاجدا د نے اس پر حق تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور فیصلوں کا اختیار صرف حق تعالیٰ کے پاس ہے۔انہوں نے امر دی ہے کہ بس اس کی کو معبود بنائے جائے بس یہ حق راستہ ہے مگر زیادہ قوم سمجھتے نہیں۔"

۲۔عفوودرگزر کے ذریعہ دعوت:

یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو بچپن میں کنویں ڈالا تھا لیکن جب یوسف علیہ السلام مصر کے گورنر بن جاتے ہیں اور اس کے بھائی ان سے غلہ لینے کے لئے مصر جاتے ہیں ، اور وہاں پر یوسف علیہ السلام کے بھائیوں پر جب یوسف علیہ السلام کے ساتھ زیادتی کی بات کھل جاتی ہیں تو وہ مان لیتے ہیں کہ انہوں نے گناہ کیا تھا تب یوسف علیہ السلام ان کو معاف فرمادیتے ہیں اور عفوودرگزر کی مثال قائم کر دیتے ہیں جس سے بھائیوں پر بڑا اثر پڑا کلام الہی میں ذکر موجود ہیں:

﴿ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴾[۲۰] (آپ نے کہا آض آپ پر کچھ شرمندگی نہیں ہے۔خدا تعالیٰ تم کو مغفرت دے گا بلاشبہ وہ ارحم رحمین ہیں۔)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-31
ماخذ تحقیقی مجلہ

۳۔ قوت گفتار کے ذریعہ دعوت:

یوسف علیہ السلام جب قید خانہ میں تھے تو وہاں پر قید میں آپؑ کے ساتھ جو اور قیدی تھے آپ علیہ السلام نے ان کو اپنی باتوں کے انداز اور نرم لہجہ کے ذریعہ ان کو راہ راست پر لانے کا طریقہ اختیار کیا اور اس طرح ان کے دلوں میں گھر بنا لیا، آپ علیہ السلام نے جب ان کو پکارا تو فرمایا کہ " اے میرے قید خانہ کے رفیقو"[۲۱]۔ وہ آپ علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ آپ علیہ السلام نیکو کار ہے،۔ یہ سب یوسف علیہ السلام کے اخلاق کا نتیجہ تھا۔

۴۔ نرمی سے دعوت:

داعی اگر نرمی کو اپنا شعور بنالیں لہجہ نرم ہو تو مخاطب پر ضرور اثر کرے گی مخاطب سمجھتا ہے کہ دوعی اس کا خیر خواہ ہے۔ یوسف علیہ السلام کے انداز نرم، مزاج میں نرمی تھی جب جیل میں ساتھیوں کو پکارا تو میرے ساتھیوں کے نام سے پکارا۔

۵۔ گناہ پر قدرت ہونے کے باوجود اللہ کی رضا کی خاطر ترک کے ذریعہ دعوت:

یوسف علیہ السلام جب عزیز مصر کے ہاں غلام تھے تو عزیز مصر کی بیوی نے اس کو گناہ کی دعوت دی مگر حضرت یوسفؑ نے ان کی بلانا منظور نہیں کیا بلکہ اللہ کی پناہ مانگی، اور قید و بند کی سختیاں برداشت کی اور گناہ کی طرف مائل نہ ہوئے جس میں مخاطب کے لئے ایک بڑا درس دعوت موجود ہے۔

۶۔ مشکلات پر صبر کے ذریعہ:

مشکلات پر صبر کرنا اور رب کی رضا میں خوش رہنا ایک بہت بڑی خوبی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کو دی تھی مختلف آزمائشوں کے موقع پر یوسف علیہ السلام نے صبر کیا آپ کے صبر ورضا کا مظاہرہ مندرجہ ذیل مواقع پر بخوبی کیا جاسکتا ہے:

بھائیوں کی ایذا راسانیوں پر کو آپ نے بڑے خوبصورت انداب میں برداشت کیا اور اُن سے خندہ پیشانی سے پیش آئے۔

آپ کے بھائیوں نے آپ کو کنویں میں پھینکا اور جب آپ نے کنویں سے رہائی حاصل کی تو غلام بنادئے گئے آپ نے اس پر بھی صبر ورضا کا اعلیٰ مظاہرہ پیش کیا۔

باپ سے جدئی پر صبر کیا۔

عزیز مصر کی بیوی کی ترغیبات پر صبر کیا۔

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-31

بے گناہ ہو کر بھی آپ نے قید کی سختیوں پر صبر کیا۔

آپ نے تمام مواقع پر صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا اور فرمایا کہ:

﴿ إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴾[۲۲] (جو شخص پرہیز گار ہو جائے اور صبر سے کام لے تو حق تعالیٰ اچھے کام کرنے والوں کا بدلہ ضائع نہیں فرماتا۔

حوالہ جات

---

۱ صحیح بخاری، محمد بن اسماعیل، قم الحدیث:۳۳۹۰۔

۲ سورت:یوسف، آیت:۲۔

۳ تدبر القرآن، امین اصلاحی، مولانا، سورت:یوسف۔

۴ سورت:یوسف، آیات:۴

۵ سورت:یوسف، آیت:۵

۶ سورت:یوسف، آیت:۶

۷ سورت:یوسف، آیات:۸ سے ۱۲ تک

۸ سورت:یوسف، آیت:۱۸

۹ سورت:یوسف، آیت:۲۳۔۲۴

۱۰ سورت:یوسف، آیات:۲۵ سے ۲۹ تک۔

۱۱ سور:یوسف، آیات:۳۰ سے ۳۲ تک

۱۲ سورت:یوسف آیت:۳۳

۱۳ سورت:یوسف، آیت:۳۴

۱۴ سورت:یوسف، آیت ۵۱

۱۵ ایضاً

۱۶ سورت:یوسف، آیات:۵۳، ۵۲

۱۷ سورت:یوسف، آیات:۵۴ سے ۵۷ تک

۱۸ سورت:یوسف، آیات:۹۲

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 6, Issue 3, (July to Sep 2025)
https://doi.org/10.47205/makhz.2025(6-III)urdu-31

۱۹ سورت:یوسف، آیات:۳۸سے ۴۰تک

۲۰ سورت:یوسف، آیت :۹۲

۲۱ سورت:یوسف، آیت:۴۰

۲۲ سورت:یوسف، آیت:۹۰